السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جب امام باآواز بلند قرات کر رہا ہو تو اسے خاموشی سے سنا جائے، آیا جب خاموش ہوں تب بھی سورہ فاتحہ کے علاوہ خود کوئی قرآن کا کچھ حصہ تلاوت نہ کیا جائے۔ ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ
الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اول :

سری نماز میں نمازی کے لیے پہلی اور دوسری رکعت میں سورۃ فاتحہ اور قرآن مجید سے جو میسر ہو پڑھنا مشروع ہے، چاہے وہ امام ہو یا مقتدی اس کی دلیل ابن ماجہ کی درج ذیل حدیث ہے :

جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں :

"ہم ظہر اور عصر کی نماز میں امام کے پیچھے پہلی اور دوسری رکعت میں سورۃ الفاتحہ اور دوسری کوئی سورۃ، اور آخری دو رکعت میں سورۃ فاتحہ پڑھا کرتے تھے"

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (843) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ابن ماجہ میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

نمازی، امام یا مقتدی، پہلی دونوں رکعتوں میں سورۃ فاتحہ سے اکثر قراءت کرے گا؛ اس کی دلیل بخاری اور مسلم کی درج ذیل حدیث ہے :

ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں :

"میں ان ایک جیسی سورتوں کو جانتا ہوں جو رسول کریم صلی اللہ وسلم ملا کر ایک ہی رکعت میں پڑھا کرتے تھے، چنانچہ انہوں نے مفصل سورتوں میں سے بیس سورتوں کا ذکر کیا"

صحیح بخاری حدیث نمبر (775) صحیح مسلم حدیث نمبر (822)۔

ان سورتوں میں سے یہ ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ الرحمن، اور سورۃ النجم ایک رکعت میں جمع کیں، اور سورۃ القمر، الحاقۃ اور سورۃ الطور، الذاریات، اور سورۃ الواقعۃ، القلم جمع کر کے پڑھیں۔

دیکھیں : صفۃ صلاۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم للالبانی (104)۔

سورۃ فاتحہ کے بعد کوئی اور سورۃ پڑھنے پر بخاری کی درج ذیل حدیث بھی دلالت کرتی ہے جو "باب الجمع بین السورتین فی الرکعۃ" ایک رکعت میں دو سورتوں کو جمع کرنے کے باب میں انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے :

انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک انصاری آدمی مسجد قباء میں ان کی امامت کروایا کرتا تھا، اور جب بھی وہ نماز میں قرآت کرتا تو " قل ہو اللہ احد " مکمل سورۃ پڑھنے کے بعد اس کے ساتھ کوئی اور سورۃ پڑھتا، یہ ہر رکعت میں کیا کرتا تھا، چنانچہ اس کے ساتھیوں نے اس سے بات کی اور اسے کہنے لگے :

تم اس سورۃ سے قراءت کی ابتدا کرتے ہو اور پھر اس کو کافی نہیں سمجھتے بلکہ اس کے ساتھ کوئی اور سورۃ بھی پڑھتے ہو، یا تو یہی سورۃ پڑھا کرو، یا پھر اسے چھوڑ کر کوئی اور سورۃ پڑھ لیا کرو۔

تو اس صحابی نے جواب دیا : میں تو اسے نہیں چھوڑ سکتا، اگر تم پسند کرتے ہو تو میں تمہاری امامت کرواتا ہوں، اگر ناپسند کرتے ہو تو چھوڑ دیتا ہوں، وہ لوگ اسے اپنے سے افضل سمجھتے تھے، اور انہوں نے اس کے علاوہ کسی اور کی امامت کروانے کو پسند نہ کیا۔

چنانچہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے تو انہوں نے آپ کو یہ قصہ بتایا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"یا فلاں : آپ کو جو کچھ تیرے دوست کہتے ہیں اس چیز کے کرنے میں کونسی چیز مانع ہے؟ اور وہ کیا چیز ہے جو تجھے ہر رکعت میں یہ سورۃ پڑھنے پر ابھارتی ہے ؟

تواس صحابی نے جواب میں عرض کیا :

بلاشبہ میں اس سورۃ سے محبت کرتا ہوں، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

اس سے تیری محبت نے تجھے جنت میں داخل کر دے گی۔ "

فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (403/6) بھی دیکھیں۔

دوم :

اور آخری دو رکعتوں میں اصل تو یہی ہے کہ ان میں صرف سورۃ فاتحہ کی قراءت پر ہی اقتصار کیا جائے، کیونکہ مسلم کی روایت ہے کہ :

ابو قتادہ رضی اللہ تعالی بیان کرتے ہیں کہ :

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں سورۃ الفاتحہ اور ایک سورۃ کی قراءت کیا کرتے تھے، اور بعض اوقات ہمیں سنا بھی دیا کرتے تھے، اور آخری دو رکعت میں سورۃ فاتحہ کی تلاوت کرتے۔ "

صحیح مسلم حدیث نمبر (451)۔

اصل یہی ہے، اور نماز کے لیے آخری دو رکعتوں میں سورۃ فاتحہ کے بعد بعض اوقات کوئی اور سورۃ بھی پڑھنی جائز ہے، اس کی دلیل مسلم شریف کی درج ذیل حدیث ہے :

ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ :

" ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر رکعت میں تقریبا تیس آیتوں کے برابر قرآت کیا کرتے تھے، اور آخری دو رکعتوں میں تقریبا پندرہ آیات کے برابر، یا کہا : اس سے نصف، اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں ہر رکعت میں پندرہ آیات کے برابر، اور آخری دو رکعتوں میں اس سے نصف قرآت کرتے تھے۔ "

صحیح مسلم حدیث نمبر (452)۔

شیخ البانی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

" اس حدیث میں دلیل ہے کہ آخری دو رکعتوں میں سورۃ فاتحہ کے بعد کوئی اور سورۃ پڑھنا سنت ہے، اور صحابہ کرام کی ایک جماعت اسی پر ہے ان میں ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ شامل ہیں، اور امام شافعی رحمہ اللہ کا قول بھی یہی ہے، چاہے نماز ظہر ہو یا کوئی اور، ہمارے متاخرین علماء کرام نے بھی اسے ہی لیا ہے، مثلا ابو الحسنات لکھنوی " انتہی

ماخوذ از : صفۃ الصلاۃ (113)۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی سے دریافت کیا گیا :

جب نمازی سری نماز میں سورۃ فاتحہ اور دوسری سورۃ کی قراءت سے فارغ ہو اور امام ابھی رکوع میں جائے تو کیا مقتدی خاموش رہے ؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا :

" مقتدی جب سورۃ فاتحہ اور دوسری سورۃ کی قراءت سے فارغ ہو جائے تو امام کے رکوع سے قبل خاموش نہ ہو، بلکہ امام کے رکوع جانے تک قرآت کرتا رہے، حتی کہ اگرچہ پہلی تشہد کے بعد والی دو رکعت ہی کیوں نہ ہوں اور وہ سورۃ فاتحہ کی قراءت سے فارغ ہو جائے اور امام رکوع میں نہ گیا ہو تو وہ دوسری سورۃ کی قراءت کرے حتی کہ امام رکوع میں چلا جائے؛ کیونکہ امام کی قراءت کی سماعت کے وقت کے علاوہ نماز میں خاموشی نہیں ہے۔ "
انتہی

دیکھیں : مجموع فتاوی ابن عثیمین (108/15)۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 2 کتاب الصلوۃ